

گاندھی نگر، گجرات میں آئی آئی ٹی گاندھی نگر قوم کے نام وقف کرنے اور پردھان منتری گرامن ڈیجیٹل ساکشرتا ابھیان اسکیم کے افتتاح کے موقع پر وزیراعظم کی تقریر کا ابتدائی متن

Posted On: 08 OCT 2017 8:52PM by PIB Delhi

نئی دہلی۔ 07 نومبر 2017ء نوجوان ساتھیوں آپ آئی آئی ٹی اینس ہیں۔ لیکن میں ایسا انسان ہوں جس کا وہ ڈبل آئی نہیں جڑا۔ آپ سبھی آئی آئی ٹی اینس ہیں، میں بچپن میں صرف ٹی این رہا۔ ٹی ای اے والا ٹی این چائے والا۔ میں سوچ رہا تھا کہ کالج کے نوجوان بڑے تیز ہوتے ہیں اتنی دیر نہیں لگاتے۔ پھر وہی ہوا۔ آج 7 اکتوبر ہے۔ 2001 میں 26 جنوری کو خطرناک زلزلہ آیا تھا۔ اور اس کے بعد حالات ایسے بن گئے کہ جو میری زندگی کی کبھی راہ نہیں تھی۔ اور مجھے اچانک 7 اکتوبر 2001 کو اسی گاندھی نگر میں وزیراعلیٰ کے عہدے کا حلف لے کر کے ذمہ داری کی تکمیل شروع ہوئی۔ نہ ہی حکومت کا نظام جانتا تھا نہ کبھی اسمبلی دیکھی تھی۔ لیکن ایک نئی ذمہ داری آ گئی تھی۔ لیکن ذہن میں طے کیا تھا کہ محنت کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑوں گا اور آج ملک نے مجھے ہر بار کوئی کوئی نئی ذمہ داری دی ہے۔ اور اس نئی ذمہ داری کے تحت آج آپ کے درمیان ہوں۔

آج یہاں ہندوستان کے مختلف علاقہ سے آئے ہوئے دیہی علاقوں کے نوجوان مرد و خواتین ہیں کچھ بزرگ بھی ہیں، جن کو میں نے سب سے پہلے سرٹیفکیٹ دیا۔ میں ان سے ساری باتیں پوچھ رہا تھا اور میں حیران تھا۔ ان کو سب پتہ تھا وہ گاؤں میں کیا کر رہی ہیں، لوگوں کی کیسے مدد کر رہی ہیں، انہوں نے کیا ٹریننگ لی ہے۔ اس ٹریننگ کا کیا استعمال کریں گی۔ سارے سوالوں کے وہ مجھے جواب دے رہی تھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہی انقلاب ہے۔ ملک اور عالمی دنیا شاید گذشتہ تین سو سال میں جتنا ٹیکنالوجی کا انقلاب نہیں دیکھا ہے۔ پچھلے 50 سال میں عقل پر ٹیکنالوجی کا انقلاب آیا۔ ٹیکنالوجی زندگی کا حصہ بن گئی ہے۔ ٹیکنالوجی اپنے آپ میں ڈرائیونگ فورس بن گئی ہے۔ اور میں ایسے کسی بھی ملک کو اگر ترقی کرنی ہے تو ہندوستان کے سبھی سطح کے لوگوں کو شہر ہو گاؤں تعلیم یافتہ ہو غیرتعلیم یافتہ، بزرگ ہوں نوجوان ہوں، اس ٹیکنالوجی کے ساتھ اس کو جوڑنا ایک درخشاں مستقبل کے لیے ضروری ہے۔

آزادی کی تحریک کے وقت مہاتما گاندھی جس طرح سے خواندگی پر زور دے رہے تھے۔ اگر سوراج کی تحریک میں، خواندگی کی ایک طاقت تھی۔ تو سوراج کی تحریک میں ڈیجیٹل خواندگی ایک بہت بڑی اہم طاقت ہے۔ اور اس لیے ہندوستانی حکومت کی کوشش ہے کہ ہندوستان کا ہر گاؤں، وہاں کی ہر نسل ان کو ڈیجیٹل سے متعارف کرانے کی سمت میں قدم اٹھائے۔ آج یہ جو پروگرام ہے ہندوستان کے دیہی ہندوستان میں چھ کروڑ خاندان رہتے ہیں ان چھ کروڑ کنبوں کو کنبے کے کم سے کم ایک فرد کو ڈیجیٹل خواندہ بنانے کا ذمہ اٹھایا ہے۔ بیس گھنٹے کا کیپسول ہے اس کو پڑھایا جاتا ہے۔ آن لائن ایگزام لی جاتی ہے ویڈیو کیمرہ کے سامنے بیٹھا کر اس کو امتحان دینی ہوتی ہے۔ اور وہاں سے اس کو سرٹیفکائی کیا جاتا ہے۔ اور تجربہ یہ آیا ہے کہ ڈیجیٹل خواندگی کے لیے آپ کتنے تعلیم یافتہ ہیں، آپ کس عمر کے ہیں، وہ دوسرے درجے کا بن جاتا ہے وہ معنی نہیں رکھتا ہے۔

ایک وقت تھا جب کارل مارکس کی فلاسفی چلتی تھی دنیا میں لوگ کوٹ کرتے تھے کارل مارکس کی باتوں کو بھو اور بھو نوٹ یعنی وہ لوگ جن کے پاس ہے اور وہ لوگ جن کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس ڈیوائڈ کی بنیاد پر انہوں نے اپنی سیاسی سوچ سمجھ کو ڈیولپ کیا تھا۔ وہ کارآمد ہوا کہ نہیں ہوا وہ پڑھے لوگ اس کی بحث کریں گے۔ سکڑتے سکڑتے وہ خیالات اب کہیں نظر نہیں آ رہے ہیں۔ صرف نام کے بورڈ پڑے ہیں لیکن ٹیکنالوجی کے متعلق اگر ہندوستان کے درخشاں مستقبل کے لیے ہم لوگوں کو محتاط رہ کر کوشش کرنی ہوگی کہ ملک میں ڈیجیٹل تفریق پیدا نہ ہو۔ کچھ لوگ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی میں ماہر ہوں اور کچھ لوگ پوری طرح ناواقف ہوں تو آنے والے دنوں میں جس طرح سے تبدیلی نظر آ رہی ہے۔ یہ ڈیجیٹل تفریق سماجی ڈھانچے کے لیے بہت بڑا خطرہ پیدا کر سکتا ہے۔ اور اس لیے سماجی ہم آہنگی کے لیے ترقی کے بنیادی نکات کو شامل کرتے ہوئے یہ ڈیجیٹل تفریق سے آزادی پانے کی سمت میں یہ دیہی ہندوستان میں ڈیجیٹل بیداری کی مہم چلائی۔ ہم جانتے ہیں گھر میں کتنا ہی اچھا ٹی وی آ جائے۔ ریموٹ سے چلتا ہو۔ شروع میں سب کو لگتا ہے کہ کیا ہے۔ لیکن گھر میں جب تو تین سال کا بچہ اپنے آپ ضرورت کا چینل بدل لیتا ہے۔ وی سی آر چالو کر دیتا ہے۔ بند کب کرنا ہے چالو کرنا سیکھ لیتا ہے۔ تو گھر کے بزرگوں کو بھی لگتا ہے کہ ہمیں بھی سیکھنا پڑے گا۔ اور پھر وہ بھی سویچ آن سویچ آف کرنا سیکھ جاتا ہے۔ کیا کسی نے وہاٹس ایپ کیسے فارورڈ ہوتا ہے۔ اس کا کلاس روم دیکھا ہے کیا؟ کیا وہاٹس ایپ فارورڈ کرنے کے لیے ہندوستان میں کوئی انسٹی ٹیوٹ ہے کیا؟ لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ لوگوں وہاٹس ایپ فارورڈ کرنا آگیا کہ نہیں آگیا ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر ماحول دوست ٹیکنالوجی کے راستے سے ہم جاتے ہیں تو ہم آسانی سے ڈیجیٹل خواندگی کی سمت میں ملک کو لے جاتے ہیں۔ ڈیجیٹل خواندگی، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل انڈیا ایک بہتر حکمرانی کی گارنٹی ہے۔ شفافیت کی گارنٹی ہے۔

ہندوستانی حکومت نے ایک جیم (جے اے ایم) ٹرینٹی کے ذریعے ترقی کا ایک تصور کیا ہے۔ جے اے ایم؛ جے - جن دھن اکاؤنٹ، اے - آدھار، ایم - موبائل فون ان تینوں کو جوڑ کر عام انسانی ضروریات کے مطابق حکومت اس کے موبائل فون پر موجود ہو اس طرح کی ہماری ترقی کا سفر چل رہا ہے۔ ملک میں ایک بہت بڑی مہم چلی ہے۔ آپٹیکل فائبر نیٹ ورک کا بہت تیزی سے لاکھوں گاؤں میں آپٹیکل فائبر نیٹ ورک کو پہچانے کی سمت میں کوشش ہوئی ہے۔ اور آج دور دراز کے علاقوں میں ہماری آنے والی نسل کو ہمارے غریب بچوں کو

اچھی تعلیم مہیا کرانے میں طویل فاصلاتی ڈیجیٹل تعلیم کے ذریعے ممکن ہوا ہے۔ اور جیسے جیسے آپٹیکل فائبر نیٹ ورک ہندوستان کے ہر گاؤں تک پہنچ جائے گا۔ اس گاؤں کی تعلیم میں اس گاؤں کی صحت کے نظام میں، اس گاؤں کی حکومت کی جن سہولت کی خدمات میں بیش قیمتی تبدیلی آنے والی ہے۔ اور اسی ڈیزائن کو لے کر ہم جو چل رہے ہیں۔ اسی کا حصہ ہے کہ آج ملک کے الگ الگ حصے سے آئے ہوئے کمیونٹی سروس سینٹر کے لوگ جنہوں نے کورس کیے ہیں۔ اور کچھ لوگ کرنے والے ہیں اور آنے والے دنوں میں چھ کروڑ کنبوں میں ایک ایک فرد کو یہ تعلیم دی جائے گی وہ اس کی روزی روٹی کا ایک ذریعہ بننے والا ہے۔ کیونکہ اب خدمات اس کے ذریعے ہو رہی ہیں۔ اور اس سمت میں ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ کبھی کبھی ایسا موقع آتا ہے کہ بہت لوگ آپ نے دیکھے ہوں گے کہ اچھا سے اچھا موبائل کا اگر ماڈل آیا - ٹی وی میں اشتہار دیکھی، اخبار میں میگزین میں پڑھ لیا یا گوگل گورو نے بتا دیا تو سب سے پہلے وہ کام کرتا ہے اس موبائل کو خریدتا ہے - آپ کو 80 فیصد لوگ ایسے ملیں گے جن کو موبائل کے اندر اتنی ساری چیزیں ہیں لیکن نہ اس کی جانکاری ہے اور نہ ہی اس کو استعمال کرنے کی عادت ہے۔ ہم ایک طرح سے ویلیو ایڈیشن کر سکتے ہیں۔ اور اس لیے یہ ڈیجیٹل خواندگی کی کا ڈیجیٹل انڈیا مہم چلائی ہے۔ لیس کیش سوسائٹی بنانے میں بھی یہ ڈیجیٹل خواندگی کا کام بہت بڑا رول پلے کرے گا۔

ہندوستانی حکومت نے جو بھی ایپ بنائی ہے۔ دنیا کے ملکوں کو تعجب ہو رہا ہے۔ ہمارے پاس جو آدھار ڈیجیٹلی بائیومیٹرک سسٹم سے جو ڈاٹا بینک ہیں ہندوستان کے پاس پوری دنیا کے لیے حیران کن ہے۔ اس کو جوڑ کر کے ہم ترقی کو تفویض اختیار سے جوڑنے کی سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور اس کا میں مانتا ہوں کہ ایک بہت بڑا استعمال ہونے والا ہے۔ آج ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج اس نئے آئی آئی ٹی کے کیمپس کا افتتاح کرنے کا موقع ملا ہے۔ اگر انتخابات کے دن ہوتے اور میں اس وقت یہ زمین دینے کا فیصلہ کیا ہوتا۔ تقریباً 400 ایکڑ اراضی اور وہ بھی گاندھی نگر میں اور وہ بھی ساہیوادی ندی کے ساحل پر یہ زمین کتنی مہنگی ہے اس کا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اور جس دن یہ 400 ایکڑ اراضی دینے کا فیصلہ کیا تو کچھ لوگ اگر انتخابات ہوتا تو نکل پڑتے۔ جیسے ان دنوں بلیٹ ٹرین کے خلاف بولتے رہتے ہیں۔ اس وقت بھی بولتے، اس وقت بھی بولتے کہ مودی ارے گجرات کے گاؤں میں پرائمری تعلیم کا مکان ہے وہ تو ڈھیلا ڈھالا ہے۔ اور تم آئی آئی ٹی بنانے میں پیسہ لگا رہے ہو۔ ضرور تنقید کرتے۔ لیکن اچھا تھا جس وقت میں نے زمین دینے کا فیصلہ کیا اس وقت انتخابی موسم نہیں تھا۔ لیکن اب آپ کو معلوم ہوا کہ یہ کیسا دور رس فیصلہ تھا اور میں نے اس دن کہا تھا کہ سدھیر جین جی کو اور ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں کو یاد ہوگا میں نے کہا تھا آئی آئی ٹی ایک برانڈ ہے۔ ہندوستان میں آئی آئی ٹی ایک برانڈ بن چکا ہے۔ لیکن آئی آئی ٹی کے بیچ میں اندر کیمپس برانڈ زیادہ طاقتور ہوگا۔ کس آئی آئی ٹی کا کیمپس کیسا ہے۔ یہ آنے والے دنوں میں بحث کا موضوع رہے گا۔ اور اس لیے میں نے کہا تھا کہ مجھے گجرات میں ایسا کیمپس چاہیے جو ہندوستان کے ٹاپ موسٹ آئی آئی ٹی کیمپس کے اندر یہ کیسے بن سکے۔ اور آج مجھے دیکھ کر کے خوشی ہوئی کہ کیمپس ہندوستان کی اہم آئی آئی ٹی کی برابری میں آکر آج کھڑا ہو گیا ہے۔ کیمپس کی اپنی ایک قوت ہوتی ہے۔ دوسری قوت ہوتی ہے فیکلٹی، مجھے خوشی ہے مجھے بتایا گیا ہے کہ آج گاندھی نگر آئی آئی ٹی میں 75 فیصد فیکلٹی وہ ہیں جو غیر ممالک میں ٹرینڈ ہوکر کے آئے ہیں۔ ایکسپریٹس کر کے آئے ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے اپنا وقت اس آئی آئی ٹی کے طالب علم کو وقف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں ان کے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ لیکن ہندوستان کی حکومت نے چیلنج دی ہے ملک کی تعلیمی اداروں کو۔ میں چاہتا ہوں کہ آئی آئی ٹی گاندھی نگر اس چیلنج کے لیے میدان میں آئیں۔ آئیں گے۔ کیا ہو گیا سارے آئی آئی ٹی اینس کو آواز تو وہاں سے آ رہی ہے۔ پہلی بار ہندوستان میں تعلیمی ادارے کے شعبے میں ایسا ریفارم ہوا ہے۔ جس کی سالوں سے توقع تھی لیکن کوئی ہمت نہیں کرتا تھا۔

آج دنیا میں 500 ٹاپ یونیورسٹیز آزادی کے 70 سال بعد بھی ان 500 ٹاپ یونیورسٹیز میں ہم کہیں نظر نہیں آتے۔ کیا یہ دھبہ مٹنا چاہیے کہ نہیں مٹنا چاہیے۔ کیا جب آپ 2022 ہندوستان کی آزادی کے 75 سال میں ہوں تب تک ہم ہماری یونیورسٹیز کو اس اونچائی پر لے جا سکیں تاکہ ہم بھی دنیا کے اندر یہ کہہ سکیں کہ ہم بھی کچھ کم نہیں ہیں۔ کر سکتے ہیں کہ نہیں کر سکتے ہیں۔ ہندوستانی حکومت نے پہلی بار فیصلہ کیا ہے کہ دس پرائیویٹ یونیورسٹیز اور دس پبلک یونیورسٹیز، چیلنج روٹ پر ان کو منتخب کیا جائے گا۔ تقریباً ایک ہزار کروڑ روپیے لگایا جائے گا۔ اور جو ایسی دس یونیورسٹیز جو ہیں دس پرائیویٹ اور دس پبلک وہ چیلنج روٹ سے اگر جیتی جیتی اوپر جاتی ہیں۔ اور گلوبل اسٹینڈرڈ کو اسٹیبلش کرتی ہیں۔ تو آج ہندوستانی حکومت اور ریاستی حکومتوں کے جتنے شرائط ہیں ان شرائط سے ان کو آزاد کر کے وہی ان کی دنیا وہی ان کا ملک وہ طاقت دکھائے اور کچھ کر کے دکھائے اتنی آزادی ان کو دی جائے۔ سلیبس میں کیمپس میں فیکلٹی میں خرچ کرنے میں وہ اپنا فیصلہ کریں حکومت کہیں آئے گی نہیں اور آپ کو ریزلٹ لاکر کے دینا ہوگا۔ حکومت ایک ہزار کروڑ روپیہ لگانے کے لیے ان 20 یونیورسٹی کے لیے تیار ہوئی ہیں۔ گاندھی نگر آئی آئی ٹی کے پاس اتنا بڑا 400 ایکڑ کا کیمپس ہو 1700 کروڑ روپیے کی سرمایہ کاری سے سارے انتظامات کھڑی ہوئی ہو۔ مجھے یقین ہے کہ سدھیر جین اور ان کی ٹیم اور یہ پورے ہمارے نوجوان ملک کی یہ ذمہ داری اٹھائیں اور آگے آئیں۔ گجرات اس بات کے لیے فخر کر سکتا ہے کہ پچھلے دس سال کے اندر اندر گجرات نے گلوبل لیول کے ادارے ملک کو دیئے ہیں۔ آج بھی دنیا میں کہیں پر بھی فارنسیک سائنس یونیورسٹی نہیں ہے۔ دنیا میں کہیں نہیں ہے۔ گجرات اکیلا ہے۔ جس کی اپنی فارنسیک سائنس یونیورسٹی ہے۔ وقت کی مانگ ہے ہمیں ایک ایسے انسٹی ٹیوشن تشکیل دینے ہوں گے کہ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے ان کا صحیح ڈیولپمنٹ ہو ان کی صحیح دیکھ بھال ہو۔ ان کی ترقی ایک اچھے شہری کے لیے جو جڑے زمین ہوں وہ بچپن میں ہوں۔ اور اس کے لیے ریسرچ کا کام یہ چلڈرن یونیورسٹی کریں۔ بچوں کے کھلونے کیسے ہوں، بچے جس کمرے میں ہوں ان کی دیواروں کے کلر کیسے ہوں۔ بچوں کو کس طرح کے گیت سنائے جائیں۔ بچوں کے تغذیہ والا کھانا کیسا ہونا چاہیے۔ بچوں کے پڑھنے کی ماڈرن ٹیکنک کیا ہو تاکہ آسانی سے وہ سمجھ پائیں۔ یہ ساری تحقیق کی ضرورت ہے۔

پہلے تو خاندان مشترکہ طور پر رہتے تھے۔ اور کنبے اپنے آپ میں ایک یونیورسٹی ہوا کرتی تھی۔ اور بچے دادی ماں سے ایک سیکھتا تھا، دادا سے دوسرا سیکھتا تھا، چاچا سے تیسرا سیکھتا تھا۔ ماں سے ایک سیکھتا تھا، پھوپھا سے ایک سیکھتا تھا۔ آج مائیکرو خاندان کے اندر اس کے لیے یہ تعلیم کی قیمت بند ہو چکی ہے، تب جاکر کہ یہ خیال آیا تھا کہ دنیا کو آنے والی نسلوں کے بچوں کی فکر کرنے کے لیے اور اس میں سے چلڈرن یونیورسٹی کا جنم ہوا تھا۔ جو اسی گجرات کی سرزمین پر پیدا ہوا تھا۔ جرائم کی دنیا میں تین اہم شعبے ہیں۔ ایک لیگل فیکلٹی، دوسری پولیس اور تیسری کرائم ڈیٹیکشن کے لیے فارنسیک گجرات نے ان تینوں پر کام کیا۔ نیشنل لاء یونیورسٹی بنائی۔ جو اعلیٰ سے اعلیٰ وکیل تیار کرے گی۔ اعلیٰ جج تیار کرے گی۔ اور عدلیہ کو سنبھالے گی۔ آج ملک کے لوگوں اور دنیا جنہوں نے نئے تجربات کیے ہیں وہ ان یونیورسٹیوں میں شامل ہوتے ہیں۔ اور اس وجہ سے آج جب آئی آئی ٹی اینس کے درمیان میں بیٹھا ہوں تب میں جانتا ہوں آپ کا کافی وقت لیب میں جاتا ہے۔ آپ کچھ نیا کر رہے ہیں۔ لیکن زیادہ تر امتحان پر مبنی جدت اور امتحان پر مبنی منصوبہ، میں نہیں چاہتا ہوں کہ میرے ملک کا نوجوان اسی ایک کوریڈور میں بند ہو کر رہ جائے۔ وقت کا مطالبہ ہے ہم اختراع کو قوت دیں۔

ہندوستانی حکومت نے نیتی آیوگ میں اے آئی ایم نام کا انسٹی ٹیوٹ تیار کیا ہے۔ اٹل انویشن مشن، اے آئی ایم اور اس کے ذریعے ہم ملک کے جو چیلنج روٹ سے منتخب ہوتے ہیں۔ ایسے اسکولوں کو بڑھتے لیب کے لئے پیسے دے رہے ہیں۔ اور پانچویں، ساتویں، آٹھویں، دسویں، بارہویں کے بچوں کے اختراع کو فروغ دیتے ہیں۔ ہندوستان کی تقدیر بدلنے کے لیے ہمارے پاس جو قدرتی ٹیلنٹ ہے ہمیں اختراع میں جانا پڑے گا۔ جس ملک میں یہ ایک عظیم ملک ہے، لیکن گوگل کسی اور ملک میں پیدا ہوتا ہے۔ ایک ایسے ملک میں جس میں آئی ٹی والے نوجوان ہوں لیکن فیس بک کہیں اور ہے۔ جس ملک میں یہ ہنر والے نوجوان ہو، اور یو ٹیوب کہیں اور ہو۔ میں ملک کے نوجوانوں کو چیلنج کرنا چاہتا ہوں۔ دنیا کی قسمت تبدیل کرنے کے لئے دنیا کو تبدیل کرنے کے لئے اختراع کا راستہ پکڑو۔ اور یہ نہیں کہ عقل کسی کی بیپوتی ہوتی ہے۔ ایک بار جب آپ الجھ جاؤ گے تو، آپ کو نئی چیزیں بھی تلاش کرنی ہوں گی۔ اور ملک اور دنیا کو بہت کچھ دے کر جاؤ گے۔ لیکن کبھی کبھار ہمیں کچھ نیا کرنے کا جو موڈ رہتا ہے۔ لیکن اچھا انویشن کا طریقہ دوسرا ہوتا ہے۔ اور میں آپ کو گائیڈ کرنا چاہتا ہوں آج میں امید کرتا ہوں کہ میری اس بات کو آپ غور سے سنیں گے۔ آپ کو جو اکیڈمک نالج ہے آپ نے بھی سرکٹ کو پڑھا ہوگا۔ بنیادی ڈھانچہ جاتی انجینئرنگ پڑھا ہوگا۔ اس کی بنیاد پر انویشن کرنا ایک طریقہ ہے۔ دوسرا طریقہ ہے آپ اپنے اگل بغل میں مسائل کو دیکھیں، دشواریوں کو دیکھئے اور سوچئے کہ میں اس کا حل دے سکتا ہوں کیا۔ وہ تو بیچارہ ایک بھلا شخص ہے، تکلیف سے جی رہا ہے۔ میں آئی آئی ٹی -ینس ہوں، میں کچھ کرونگا تاکہ اس کی زندگی میں سدھار آئے اور وہی اختراع بن جائے گا۔ اور وہ کبھی اتنی بڑی سطح پر ہو سکتا ہے کہ ایک بہت بڑا بزنس ماڈل بن سکتا ہے۔ ہمارے ملک میں ایسے بہت سارے مسائل ہیں۔ اب جیسے سوچتا مہم چل رہی ہے۔ کیوں نہ اختراع کرنے والے میرے نوجوان فضلہ سے دولت پیدا کرنے والے اختراع کے لئے نئے پروجیکٹ کیوں نہ کرے۔

آج، شمسی توانائی پر کام جاری ہے۔ آج، شمسی توانائی، ہوا کی توانائی، قابل تجدید توانائی، ماحولیاتی تبدیلی ہمارے کام میں آ رہی ہیں۔ ہندوستان کی نوعیت کے مطابق ہم کیا کرتے ہیں، ہم ہر گھر کے اندر آسانی سے ایک چیز لا سکتے ہیں۔ اگر ہندوستان میں ایسی بڑی شمسی توانائی دستیاب ہے۔ کھانا پکانے کے لئے ہر خاندان کو خرچ سے آزاد کرنے کے لئے ہم کیا کر سکتے ہیں؟ ہم انرجی کو مؤثر طریقے سے کھانا پکانے کے آلات کیوں نہیں بناتے جو توانائی پیدا کرتے ہیں جو شمسی توانائی کو چلاتا ہے، اس پر پکایا جاتا ہے، اور اس کے لئے گیس لے جانے کی ضرورت نہیں ہے، نہ ہی اسے چولہا جلانا پڑتا ہے۔ خود کا ہی سولر پلانٹ ہو چھت کے اوپر دو سولر پلانٹ لگے ہوں۔ گھر میں ضرورت کے مطابق کھانا پک جاتا ہو۔ غریب کے گھر میں اوسط درجے کے کنبے کا، کچن کے اندر ایندھن کا جو خرچ ہوتا ہے، بچ جائے گا کہ نہیں بچ جائے گا۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہم دیکھ رہے ہیں۔ انہیں کو اختراع کے طور پر کیوں نہ پکڑیں۔ ہم حل کیوں نہ تلاش کریں۔ مجھے یقین ہے کہ آئی آئی ٹی گاندھی نگر ایک کلچر پیدا کرے گا، انویشن کا کلچر پیدا کرے گا۔ اور وہ کلچر ضرورت کی بنیاد پر ہونا چاہیے، نالج بیسڈ نہیں، ضرورت کی بنیاد پر ہوگا تو وہ انویشن برقرار رہے گا۔ وہ اسکیلبل ہو جاتا ہے۔ وہ کمرشیل اس کو موقع بھی مل جاتا ہے اور بہت بڑی کمپنیاں اس کو خریدنے کے لیے بھی آگے آتی ہیں اور اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آئی آئی ٹی اس سمت میں کام کرے۔

میں آئی آئی ٹی نوجوانوں سے ایک اور بات بتانا چاہتا ہوں۔ شاید ہندوستان میں گجرات پہلی ریاست ہے۔ کریٹ نام کا ایک انسٹی ٹیوٹ پیدا کیا ہے۔ بہت کم لوگوں نے یہ نام سنا ہوگا۔ اب اس کی عمر بھی میرے حساب سے تقریباً تین چار سال ہو گئی ہے۔ ابھی اس کی عمارت کا افتتاح کرنا باقی ہے۔ میں وقت نہیں دے پا رہا ہوں لیکن دے دوں گا۔ کریٹ ریاست کے اور ملک کے جو اختراع میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کو انکیوبیشن مہیا کرنے کا کام کرتی ہے۔ وہاں رہنے کا انتظام ہے۔ لیب ہے۔ آپ کے آئیڈیا حکومت وہاں موقع دینے کو تیار ہے۔ آپ ایسے اختراع کیجیے جو بھارت کے زندگی میں تبدیلی لانے کے لیے آسانی سے انتظامات کی توسیع کر سکے۔ یہ آئی کریٹ اپنے آپ میں ہندوستان میں واحد ایسا ادارہ ہے اور دنیا کے اچھے سے اچھے اختراع کرنے والے ادارے کے ساتھ اس کا اشتراک ہے۔ میں ایسی جانکاری آپ کو دے رہا ہوں، جو عام اخبار کی سرخیوں میں رہنے والی نہیں ہے۔ لیکن ملک کا مستقبل جو نوجوان نسل بناتی ہے، ان کے لیے بہت اہم ہے۔ اور اس لیے میں دوستوں آپ سے توقع کرتا ہوں۔ یہ 2022 میں ہندوستان کی آزادی کے 75 ویں سال، پانچ سال ہمارے پاس ہیں۔

1942 میں مہاتما گاندھی نے کہا تھا۔ ہندوستان چھوڑو، کوائٹ انڈیا پانچ سال کے اندر اندر ملک ایسا کھڑا ہو گیا۔ انگریزوں کو بوریا بستر اٹھا کر جانا پڑا۔ میرے ملک کے شہریوں اگر پانچ سال ہم بھی اگر کھڑے ہو جائیں کہ ملک سے غریبی جانی چاہیے، ملک سے جاتی واد جانا چاہیے، ملک سے بدعنوانی جانی چاہیے، ملک سے بھائی بھتیجاوا جانا چاہیے۔ یہ سب ہو کے رہ سکتا ہے ملک میں، دوستوں آئیے میرے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کے چلیے۔ ہم کر کے رہنے کا تہیہ کر کے چل پڑے ہیں۔

میں آئی ٹی کے نوجوانوں سے ایک اور بات بھی بتانا چاہتا ہوں۔ جب تقسیم اسناد ہوتا ہوگا تب آپ کو بہت صلاح دی جاتی ہوگی، بہت کچھ بتایا جاتا ہوگا۔ اتنے بڑے عالیشان عمارت میں آپ رہ رہے ہیں۔ عالیشان عمارت کے اندر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کیا اس لیے ممکن ہوا ہے کہ آپ تیز دماغ ہیں۔ کیا اس لیے ممکن ہوا ہے کہ آپ کے والدین امیر تھے اور ان کے حالات اچھے تھے۔ اس لیے انہوں نے آپ کو یہاں تک پہنچایا۔ یہ سب سچ ہونے کے بعد بھی میرے نوجوان ساتھیوں آپ اس عالیشان کیمپس میں اس لیے ہیں کہ آپ اتنی بہترین سے بہترین تعلیم حاصل کرنے میں قسمت والے اس لیے ہوئے ہیں کہ کسی نہ کسی غریب نے اس کے لیے تعاون کیا ہے۔ کسی غریب کے حق کا آپ کو ملا ہے۔ یہ چار سو ایکڑ زمین اگر حکومت نے اس کو بیچ کر پیسہ لاکر گاؤں کے اندر پرائمری تعلیم کے لیے مکان بنائے ہوتے تو کتنے سارے مکان بن جاتے۔ پی ایس ای سینٹر بنائے ہوتے تہ کتنے سارے بن جاتے۔ لیکن ملک کے روشن مستقبل کے لیے یہ چار سو ایکڑ زمین میرے ملک کے مستقبل کے لیے یہاں لگائی گئی ہے۔ سماج کے غریب طبقے نے اپنا چھوڑا ہے تب ہم نے پایا ہے۔ اگر یہ احساس ہمارے دل میں رہا تو آئی آئی ٹی -ینس ہونے کے باوجود بھی سماج کے تئیں میرا جو شعور ہے وہ کبھی کم ہوگا۔ سماج کے لیے کرنے کا میرا کچھ ارادہ ہے، اس میں کبھی بھی کہیں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ اور اگر آئے گی بھی تو بھی میرے ملک کے عام انسانوں کے لیے جیوں گا، کچھ پاؤں گا، کروں گا، کر کے رہوں گا تو بھی میرے ملک کا عام انسانوں کے لیے کر کے رہوں گا۔ اس احساس کو لے کر اس نئی عمارت کے افتتاح کے وقت آپ بھی دل سے عزم کریں۔ اسی امید کے ساتھ آپ سب کو میری بہت بہت نیک خواہشات۔ بہت بہت شکریہ۔

(م ن - رض - م ج - ت ح)

(07.10.2017, Time: 10: 33)

U-5024, Word: 3858

(Release ID: 1505222) Visitor Counter : 2

